بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہٗ

کے

حالاتِ زندگی

معہ کرامات

مرتبہ

محمد علی خان مجددی

ہدیہ ۱۵ نئے پیسے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ حال

میری یہ خوش نصیبی ہے کہ آج میں حیدرآباد کے مشہور بزرگ مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہٗ کے حالات بابرکات ہدیہ ناظرین کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اس کتاب کا ماخذ محبوب ذالمنن تذکرہ اولیائے دکن ہے جسکو عبدالجبار خانصاحب صوفی ملکاپوری نے مرتب فرمایا ہے کتاب ہذا کے صفحہ ۷۰۴ پر حضرت کے تمام حالات تحریر ہیں اس کے علاوہ مجھے اور مزید معلومات مولوی حکیم میر مقصود علی صاحب ایڈوکیٹ سے حاصل ہوئے آج کل صاحب موصوف علیل ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو شفائے کامل عطا فرمائے آمین۔

جسوقت میں صاحب موصوف کی زبانی حضرتؒ کے حالات سن کر قلمبند کر رہا تھا اس وقت مولوی غلام محمد میر حامد علی صاحب قبلہ فرزند سابقہ سجادہ حضرتؒ مولوی غلام محمد میر محبوب علی صاحب قبلہؒ مرحوم بھی میرے ہمراہ تھے میں ان دونوں بزرگوں کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے اس کار نیک میں حتی الامکان معلومات فراہم فرمائے ہیں۔

میں اپنی اس ناچیز سعی کو حضرت ہی کی بارگاہ میں نذر عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ گر قبول اُفتد زہے عز و شرف۔

خادم
محمد علی خان مجددی

۷۸۶

سلام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

یا شفیع الورٰی سلام علیک ۔۔۔ یا نبی الھدیٰ سلام علیک
خاتم الانبیاء سلام علیک ۔۔۔ سید الاصفیا سلام علیک
احمد لیس مثلک احد ۔۔۔ مرحبا مرحبا سلام علیک
واجب حبک علی المخلوق ۔۔۔ یا حبیب العلی سلام علیک
اعظم الخلق اشرف الشرفاء ۔۔۔ افضل الانبیاء سلام علیک
مھبط الوحی منزل القرآن ۔۔۔ صاحب الاھتدا سلام علیک
اشفعی یا حبیبی یوم الجزاء ۔۔۔ انت شافعنا سلام علیک
کشفت منک ظلمۃ الظلما ۔۔۔ انت بدر الدجیٰ سلام علیک
طلعت منک کوکب العرفان ۔۔۔ انت شمس الضحیٰ سلام علیک
لیلۃ المسریٰ بہ قالت الانبیاء ۔۔۔ مرحبا مرحبا سلام علیک
کیف شق القمر باشارتہٖ ۔۔۔ معجز الادعا سلام علیک
مطلبی یا حبیبی لیس سواک ۔۔۔ انت مطلوبنا سلام علیک
مقصدی یا حبیبی لیس سواک ۔۔۔ انت مقصودنا سلام علیک
انک مقصدی وملجائی ۔۔۔ انک مدعا سلام علیک
سیدی یا حبیبی مولائی ۔۔۔ لک روحی فدا سلام علیک
جئنا یا مصطفیٰ سلام علیک ۔۔۔ کلنا لک فدا سلام علیک
صلوات اللہ علی المصطفیٰ ۔۔۔ افضل الانبیاء سلام علیک

ھذا قول غلامک عشقی
منہ یا مصطفیٰ سلام علیک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معروضہ

بارگاہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں

وہ بزمِ خاص جو دربارِ عام ہو جائے
امید ہے کہ ہمارا سلام ہو جائے

اِدھر بھی اک نگہ لطف عام ہو جائے
کہ عاشقوں میں ہمارا بھی نام ہو جائے

یہ آرزو ہے کہ اک بار زندگانی میں
درِ حضور پہ حاضر غلام ہو جائے

مدینہ جاؤں پھر آؤں دوبارہ پھر جاؤں
تمام عمر اسی میں تمام ہو جائے

بلا لو جلد مدینہ میں یا رسول اللہ
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

طلب نہ باغِ ارم کی نہ خواہش جنت
عطا مجھے درِ خیر الانام ہو جائے

طلب خدا سے کسی چیز کی نہیں ہمکو
نیاز مندوں کا مقصد تمام ہو جائے

تری جناب مقابل میں سرورِ عالم
قبول سب کا درود و سلام ہو جائے

خدایا دین کو دنیا میں یوں ترقی دے
کہ سب جہان میں اسلام عام ہو جائے

نگاہِ ناز کا صدقہ نیاز مند ہیں ہم
کبھی قبول ہمارا سلام ہو جائے

بلائیے ہمیں محشر میں حوضِ کوثر پہ
کہ سیر آپ کا یہ تشنہ کام ہو جائے

بلا لو جلد مدینہ میں ہے امیر کو خوف
کہیں نہ عمر دو روزہ تمام ہو جائے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہٗ

کے حالات زندگی

نام اور خاندان آپ کا اسم مبارک میر غلام حسین احمد المعروف مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ رح ہے۔ آپکا خاندانی تعلق شاہان بلخ سے ہے آپ میر غلام حسن المعروف مرزا شہسوار بیگ صاحب کے برادر اور سردار یار جنگ بہادر کے عم بزرگوار ہیں۔

عالم شباب آپ کو ابتدا سے ہی دنیا و مافیہا سے نفرت تھی فقیری اور درویشی کا شوق دلمیں موجزن ہوا اور عشق الہٰی کی آگ حاشیہ قلب میں شعلہ افگن ہوئی مدت تک پیر کامل مرشد واصل کی جستجو میں مصروف بزرگان سلف کے تذکرے اور تصوف کے مطالعہ میں رات دن مشغول رہتے تھے۔

کسب قوت لایموت کسب حلال کے ذریعہ حاصل فرماتے تھے ابتدا میں آپ کار چوب کے کام کی مزدوری فرماتے تھے دو تین روز کا آذوقہ ہو جانے پر اُس کے اختتام تک کچھ نہیں کرتے تھے۔ جب بصارت میں کچھ فرق آیا تو آپ نے جلد سازی کتب کا کام شروع فرمایا۔ کتب کی جلد سازی سے جو بھی اُجرت حاصل ہوتی تھی اُس میں گذر بسر فرماتے تھے۔ ہر چند کہ آپ برادر مرزا

شہسوار بیگ صاحب ملازمت سرکار عالی کی ترغیب دیتے تھے مگر آپ پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کے برادر مرزا شہسوار بیگ صاحب صرف خاص کی اعلیٰ خدمت پر ممتاز تھے کئی سو جوان اُن کے ماتحت تھے انہوں نے حضرت علیہ الرحمۃ کے بلا علم و اطلاع سپاہیوں کے زمرہ میں بہ سلسلہ ملازمت حضرتؒ کا نام درج فرمایا۔ شدہ شدہ یہ خبر حضرت علیہ الرحمۃ تک پہنچی۔ مرزا شہسوار بیگ صاحب ہر روز تفریح کیلئے میانہ میں نکلتے تو متعینہ جوان ہمراہ رہتے تھے۔ ایک روز حضرت علیہ الرحمۃ اُن کی برآمدی کے وقت جوانوں کا لباس زیب تن فرما کر اور تلوار بغل میں لیکر گلزار حوض کے پاس جا کر کھڑے رہے۔ جب گلزار حوض کے پاس مرزا شہسوار بیگ صاحب کا میانہ پہنچا تو حضرت علیہ الرحمۃ بھی جوانوں میں شامل ہو کر ساتھ چلنے لگے۔ کچھ جوانوں نے آگے بڑھکر مرزا شہسوار بیگ صاحب سے عرض کیا کہ حضرت علیہ الرحمۃ بھی جوانوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ یہ سُن کر مرزا شہسوار بیگ صاحب نے فوراً میانہ زمین پر رکھوایا اور خود میانے سے باہر نکلکر عرض کیا کہ حضرت قبلہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں تو آپ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ جب آپ نے ملازمین میں ہمارا نام لکھ دیا اور تنخواہ مقرر فرما دی تو میں اپنی خدمت انجام دے رہا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا تو آپ نے فرمایا میرا نام رجسٹر سے نکال دو میں چلا جاتا ہوں۔ مرزا شہسوار بیگ صاحب نے ملازمین میں سے آپ کا نام نکال دینے کا وعدہ فرمایا تو آپ واپس ہو گئے۔

حضرتؒ کا توکل

آپ بڑے قانع و صابر تھے جو کچھ اُجرت جلد بندی کتب سے دستیاب ہوتی تھی اس میں بقدر ضرورت خرچ فرماتے تھے اور باقی فقرا و مساکین و یتامیٰ کو تقسیم فرما دیتے تھے۔

حضرتؒ کا توکّل

ایک وقت کا واقعہ ہے کہ تین دن تک حضرت کو کوئی مزدوری نہیں ملی فاقہ ہی فاقہ رہا۔ بدرالدین نامی حضرت کے ایک مرید جو شبانہ روز حضرت کی خدمت میں حاضر رہتے تھے جوار کا آٹا اور دال جو حضرت کی غذا تھی پیش فرمایا لیکن چولہا جلانے کے لیئے لکڑی نہیں تھی۔ تو بدرالدین صاحب نے دست بستہ عرض کیا کہ (باسط علی میاں صاحب جو حضرت کے حقیقی نواسے تھے اُن کا مکان حضرت کے دولت خانہ سے ملا ہوا تھا) ارشاد ہو تو باسط علی میاں کے پاس سے آگ لاکر چولہا جلاؤں تو ارشاد ہوا کہ نہیں۔ اس کے بعد بدرالدین صاحب نے جھاڑو لیکر گھر کی صفائی شروع کی جب محراب صاف کر رہے تھے تو ایک محراب میں سے ایک پیسہ ملا صاحب موصوف نے حضرت سے عرض کیا کہ حضور یہ پیسہ ملا ہے تو آپ نے فرمایا ہمارے پاس تو نہیں تھا پھر یہ کہاں سے ملا بدرالدین صاحب نے حلفیہ عرض کیا کہ حضرت یہ مجھے محراب میں ملا ہے اور حضرت ہی کا ہے تو آپ نے اس سے لکڑیاں منگوا کر چولہا جلایا۔

آپ کی ریاضت

آپ ہمیشہ ریاضت و مجاہدات میں ہمہ تن مستغرق رہتے تھے ایک مسجد میں جو ایرانی گلی کے قریب ہے سکونت پذیر تھے ریاضت و عبادات و تلاوت قرآن اور بزرگان دین کی سوانح حیات کے مطالعہ سے اکثر منازل طریقت و مسائل تصوف سے واقف و ماہر ہوئے مگر ابھی درجہ کمال کو نہیں پہنچے تھے۔

پیرو مرشد کی تلاش و جستجو

آپ پیرو مرشد کی تلاش ہی میں تھے کہ یکایک حضرت حافظ خواجہ محمد علی صاحب قبلہؒ خیرآبادی

خیرآباد شریف سے حیدرآباد دکن میں تشریف لاکر محلہ اردو شریف کی مسجد میں فروکش ہوئے۔ اہل دکن کیا امیر اور کیا غریب اکثر آپ کے حلقہ بعیت میں داخل ہوئے۔ حضرت حافظ خواجہ محمد علی صاحب خیرآبادیؒ صاحب دل اور عارف کامل تھے۔ آپکا مزار مبارک خیرآباد میں مرجع خلایق ہے۔ آپ ہی کی ذات مبارک کی وجہ خیرآباد کو خیرآباد شریف کہتے ہیں۔ مرزا سردار بیگ صاحب قبلہؒ بھی آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوکر قدمبوسی سے مشرف ہوئے حضرت پیر و مرشد قبلہؒ نے آپ کو دیکھتے ہی معلوم کیا کہ یہ بزرگ ہونہار معلوم ہوتے ہیں حضرت میرزا صاحب قبلہؒ نے بھی حسن عقیدت سے بعیت کی درخواست کی جس کو حضرت پیر و مرشد نے منظور فرماکر سلسلہ میں داخل فرمایا۔

بیعت و خلافت آپ حضرت حافظ خواجہ محمد علی صاحب قبلہؒ خیرآبادی کے مرید ہوئے چند ہی روز گذرے تھے کہ آپ کی عبادت شاقہ سے خوش ہوکر حضرت پیر و مرشد قبلہؒ نے آپ کو خلافت سے سرفراز فرمایا اور اوراد و وظائف جو بزرگان سلف سے حاصل ہوئے تھے کلاً آپ کو عطا فرمائے گئے آپ پیر و مرشد کی خدمت میں صبح شام سایہ کی طرح حاضر رہتے تھے جب تک مرشد قبلہؒ حیدرآباد میں سکونت پذیر رہے آپ مستفید ہوتے رہے۔ آپ مرشد کی توجہہ و ریاضت و عبادات کی برکت سے درجہ کمال کو پہونچے اور صاحب کشف و کرامات ہوئے۔

مسند خلافت پر پیر و مرشد قبلہ کے حیدرآباد سے تشریف لیجانے کے بعد آپ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ باشندگان حیدرآباد و بیرون شہر سے کیا امیر اور کیا غریب سب ہی جوق جوق آپ کی

خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کرتے تو آپ انکار فرماتے تھے البتہ کسی کو اس قابل سمجھتے اُس کو داخل سلسلہ فرماتے تھے مشکل سے تقریباً چار سو عقیدت مندوں کو مرید فرمایا جسمیں خورشید جاہ بہادر اور وقارالنساء بیگم صاحبہ ہمشیرہ خورشید جاہ بھی داخل سلسلہ ہو کر ممتاز ہوئے۔

آپ کے پند و نصائح آپ فرماتے تھے کہ فسق و فجور سے احتراز کرو شرع محمدی واتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں مستعد رہو جہاں تک ممکن ہو خلاف شرع کوئی کام مت کرو۔ بزرگان طریقت یعنی اولیا اللہ کو نیکی و خیر کے ساتھ یاد کرو۔ بزرگان دین کی شان میں گستاخانہ الفاظ زبان سے مت نکالو۔ غرور و تکبر سے منزلوں دور رہو۔

آپ کی خصوصیات آپ صوم وصلواۃ کے بہت پابند تھے۔ اکثر ایام میں روزہ رکھتے تھے افطار کے وقت بقدر ضرورت ماحضر تناول فرماتے تھے تارک اللذات تھے حالت ہستی میں خود کو عین نیست جانتے تھے کسر نفسی میں آپ کی وہ شان تھی کہ اپ ہر ایک کے سامنے جھک جاتے تھے کس و ناکس اپنے ہو یا پرائے ہندو ہو یا مسلمان ہر ایک کے ساتھ ہمدردی فرماتے تھے۔ آپ کم سخن و کم گو تھے اکثر اوقات عالم التفراق سکوت یا عالم وجد میں محو رہتے تھے آپ کسی امیر یا غریب کے دروازے پر نہیں جاتے تھے کبھی کبھی مریدوں کے سخت تقاضے کی بناء پر کسی ایک ارادتمند کے گھر تشریف لیجاتے تھے اور آپ نے عمر تمام کسی سے کچھ نہیں لیا۔

آپ کا شغل آپ عبادت پنجگانہ اور وظائف معمولانہ سے فراغت

پاتے تھے تو مولانا روم کی مثنوی شریف کا مطالعہ فرماتے تھے اور مثنوی شریف کے مضامین مریدوں کو خوب سمجھاتے تھے۔ ہر ایک بیت کے نکات و دقایق اس خوبی سے سمجھاتے تھے کہ سامعین و شایقین محظوظ ہوتے تھے۔ آپ کی تقریر مریدوں کے دلوں پہ موثر ہوتی تھی۔

آپ کے ارشادات

آپ فرماتے تھے پیر و مرشد جو کچھ فرمائیں اُن کے حکم کی تعمیل واجب و لازم جاننا چاہیئے۔ گو پیر و مرشد کا حکم بظاہر عقل کے خلاف ہی کیوں نہ ہو پیر کی محبت میں اس طرح محو ہو جانا چاہیئے کہ اپنی خودی سے بیخود ہو جائے تاکہ باہم دوئی کا مضمون باقی نہ رہے۔

آپ کا کشف

آپ صاحب کشف تھے جو کوئی طالب مسائل فقہ یا مسائل تصوف دریافت کرنے کی غرض سے آپکی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ دریافت سے پہلے ہی سائل کو تشفی بخش جواب سے سرفراز فرمادیتے اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی شریر النفس شخص کوئی اختلافی مسلہ یا تصوف و طریقت پر اعتراض سوچکر جواب حاصل کرنے کی غرض سے آپکی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ اُس معترض کے بیان سے پہلے ہی جواب بیان کر دیتے۔ وہ شخص وہیں پشیمان ہو کر قدموں پر گر جاتا اور اپنی گستاخی کی معافی چاہتا تھا آپ مسکرا کے فرماتے تھے ایسی جراعت نہیں کرنی چاہیئے۔

آپ کے خلفاء

آپکے خلفاء میں زیادہ مشہور و نامور خلیفہ خاص حضرت منشی میرزا امداد علی صاحب قبلہ قدس سرہٗ جو حضرت شاہ العالمین شاہ عبدالرزاق صاحب جھنجھا نوئی آپکے تیرویں پشت کے صاحبزادے ہیں۔

پیر و مرشد قبلہ رح کے فدائی اور ہمقدم تھے آپ شاعری بھی فرماتے تھے آپکا تخلص علویؔ تھا آپکا کلام معرفت وحقیقت میں ڈوبا ہوا ہوتا تھا۔ آپکا مشہور شعر ہر خاص و عام کی زبان پر ہے

کیا ملک میری حقیقت کو سمجھے علوی ؎ جبتکہ استاد نہ سمجھا وہ معمہ میں ہوں

اس شعر سے آپکے کلام کا اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا کلام کس پایہ کا تھا۔ آپ مرشد کی فیض صحبت کی وجہ سے مولائے معنوی کے لقب سے مشہور ہوئے اکثر ریاضت ومجاہدات میں مصروف رہتے تھے اور لذاتِ دنیا سے تارک تھے غذا بہت ہی کم استعمال فرماتے تھے کثیر ریاضت کی وجہ نحیف و ناتوان تھے ماہ محرم کی گیارہ تاریخ سنہ کو سوا پانچ بجے اس دارِ فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرما ہوئے۔ ۱۲ ماہ محرم کو پیر و مرشد کی گنبد کی پست دری میں دائیں طرف سپرد خاک کئے گئے انتقال کے وقت آپکی عمر شریف تخمیناً ساٹھ سال کی تھی۔ آپ لاولد تھے آپ نے زندگی میں کسی کو اپنا جانشین نہیں بنایا۔

آپ کی کرامات

حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قدس سرہ کی زندگی کا ہر ہر لمحہ کرامتوں سے لبریز تھا مگر آپ کے تعلق سے ایک کرامت بہت مشہور ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص کی زوجہ بیمار تھی آخر جب وہ سکرات کی حالت میں گرفتار ہوئی تو اس عورت کا شوہر حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ رح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت میری زوجہ بیمار حالت نزع میں ہے۔ برائے خدا غریب خانہ پر قدم رنجہ فرما کر مریضہ کو بیعت سے سرفراز فرمائیں۔ آپ نے اپنے خلیفہ خاص منشی پیر امداد علی صاحب قبلہ سے فرمایا کہ آپ جائیے منشی صاحب حسب الحکم اپنے پیر روشن ضمیر کے مریضہ کے مکان پر تشریف لیگئے مریضہ کو ملاحظہ فرمایا کہ حالت غشی میں پڑی ہوئی ہے زبان بند ہے آپنے اسکو جگایا اور فرمایا کہ میں تجھکو مرید کرنے کیلئے آیا ہوں مریضہ یہ سنکر آپکی توجہ سے ہوشیار

ہوئی حضرت نے جو کچھ فرمایا اُسنے سنکر وہی الفاظ ادا کیا پھر مریضہ کو فرمایا اُٹھ بیٹھو اللہ تعالیٰ شفا دیگا مریضہ آپ کے کلام تسلّی بخش سے خوش ہو کر کثرت خوشی سے اُٹھ بیٹھی اور بات چیت کرنے لگی اور دو چار روز میں کامل تندرست ہوگئی مولف تذکرۂ اولیاء دکن نے اس واقعہ کو منشی میر امداد علی صاحب قبلہؒ خلیفہ خاص حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہؒ کے حالات میں درج فرمایا ہے مگر ہم اس واقعہ کو حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہؒ کی ہی کرامت تصور کرتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب اس کرامت کو حضرتؒ کی کرامت تصور نہیں کرتے بلکہ منشی امداد علی صاحب قبلہؒ خلیفہ حضرتؒ کی کرامت تصور کرتے ہیں تو ان حضرات کیلئے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہ ہوگا کہ مرشد قبلہ کے خلیفہ کی جب یہ کیفیت ہوگی تو حضرت پیر و مرشد کے کیا مدارج ہوں گے۔

حضرت کے پیر بھائی

حافظ محمد علی صاحب قبلہؒ خیرآبادی نے حیدرآباد دکن میں اور بھی چند بزرگوں کو خلافت سے سرفراز فرمایا تھا جن میں قابل ذکر خواجہ حبیب علی صاحب قبلہؒ جنکا مزار مبارک کٹلمنڈی میں ہے اور مولوی حسن الزماں صاحب قبلہؒ اعلیٰ حضرت میر محبوب علیخاں مرحوم کے اُستاد جن کا مزار شاہ علی بنڈہ پر ہے یہ دو بزرگوار بھی حضرت میر سردار بیگ صاحب قبلہؒ کے پیر بھائی ایک ہی وقت میں ہر سہ بزرگوار حیدرآباد میں ارشد و ہدایت سے لوگوں کے دلوں کو منور فرما رہے تھے۔

آپ کے ہم عصر بزرگ ہستیاں

جسوقت حضرت سردار بیگ صاحب قبلہؒ رشد و ہدایت میں مصروف تھے اُسوقت حیدرآباد میں اور بھی بزرگ ہستیاں بقید حیات دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کے اہم فریضہ کو انجام دے رہی تھیں۔ حضرت خواجہ حبیب علی شاہ صاحب قبلہؒ جنکا مزار مبارک کٹلمنڈی میں واقع ہے مولوی حسن الزمان صاحب قبلہؒ جنکا مزار مبارک شاہ علی بنڈہ

یہ ہے حضرت آغا داؤد صاحب قبلہؒ جنکا مزار مبارک حضرت کی گنبد شریف کے قریب واقع ہے۔

وفات

خداوند تعالیٰ کے مقبول اور پاک بندوں کو کبھی موت نہیں آتی۔ البتہ خداوند کریم اپنا اصول اور قانون کو پورا کرنے کیلئے ایک مقام سے اٹھا کر دوسرے مقام پہ لیجاتے ہیں جو اس مقام سے لاکھوں درجہ بہتر و اعلیٰ ہوتا ہے۔ اسی کا نام انتقال یا موت یا وفات ہے۔ آخر وہ وقت بھی آگیا کہ حضرت مرزا سردار بیگ صاحب قبلہ قدس سرہٗ نے بتاریخ ۱۱ ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۲ ہجری سوا گیارہ بجے شب عین عشاء کی نماز میں جسوقت تشہد پر پہنچے تو اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا اور کلمہ کی اُنگلی اُٹھائی اسوقت ایک وجدانی کیفیت پیدا ہوئی اور روح اس عالم فانی سے عالم باقی کیطرف رحلت فرمائی

مقامِ مدفن

رات دن زیر زمیں لوگ چلے جاتے ہیں
نہیں معلوم تہہ خاک تماشا کیا ہے

تجہیز و تکفین و نماز جنازہ کے بعد جس میں بیشمار لوگ شریک تھے حیدرآباد دکن میں مقام بھوگوڑہ مولوی قمرالدین خاں صاحب کے باغ میں جو حضرتؒ نے اپنے وصال سے چند روز پہلے خریدی فرمایا تھا وہاں سپرد خاک کیا گیا عجیب منظر تھا ہزاروں بے تاب دِل جُدائی حضرتؒ سے بیتاب تھے تو ہزاروں کی آنکھ پرنم تھی آپکا مدفن مقام پُر فضا میں واقع ہے مقبرہ خوشنما و عالیشان بنایا گیا ہے۔

عرس شریف

آپکا عرس شریف نہایت تجمل و تکلف سے ہوتا ہے۔ ہر سال ۱۱ ماہ جمادی الاول کو صندل شریف حضرت کے دولت خانہ سے درگاہ شریف کو لیجایا جاتا ہے اور سوا گیارہ بجے شب صندل مالی کی رسم ادا کیجاتی ہے ۱۲ تاریخ کو چراغاں ہوتے ہیں اور ۱۳ تاریخ کو صبح میں ختم شریف اور لنگر ہوتا ہے۔ بیشمار مریدین و معتقدین حاضری کی

سعادت حاصل کرتے ہیں اور آپکی روح پرفتوح سے وصولی مطالب کے خواستگار ہوتے ہیں کامیابی کے بعد حسن اعتقاد سے نذر ونیاز بجالاتے ہیں اور مرقد مبارک پر چادر گل چڑھاتے ہیں۔

مینا بازار زمانے سابق میں عرس کے دوسرے دن مینا بازار ہوا کرتا تھا شہر کی اکثر عورتیں جمع ہوتی تھیں پردے کا معقول انتظام رہتا تھا مردوں سے نو دس سال کا لڑکا بھی اندر نہیں جا سکتا تھا چند سال سے مینا بازار کا ہونا بند کردیا گیا ہے

حضرت کی اولاد حضرت کو کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی صرف ایک صاحبزادی تھیں جن کے بطن سے ایک فرزند جن کا اسم گرامی میر باسط علی میاں تھا انہی کی اولاد میں اب تک تولیت وسجادگی کا سلسلہ جاری ہے۔

دُعا ہے کہ

اللہ تعالی میری اس سعی کو قبول فرماکر اس مقدس ومعظم ہستی کے طفیل تمام معتقدین وحاضرین کی اُمید وآرزوؤں کو پوری فرمائے اور ہم تمام ارادتمندوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکپائے اولیاء

محمد علی خان مجددی

مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۴ھ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہ

آداب زیارت

زیارت کیلئے چار روز دوشنبہ، پنجشنبہ، جمعہ، شنبہ اسی طرح متبرک راتیں خصوصًا شب برات اور متبرک زمانے جیسے بقرعید کے دس دن اور دونوں عید اور عاشورے کا دن افضل ہے۔ زیارت کیلئے جمعہ کے روز اول وقت اور بعد نماز کے ہفتہ کے دن طلوع آفتاب تک جمعرات کے روز دن میں اول وقت و آخر وقت بھی اچھا ہے مستحب یہ ہے کہ اپنے گھر میں دو رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور آیت الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے پھر اُس کا ثواب پہنچا دے۔ اِس نماز کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میت اور جملہ مسلمانوں کی قبروں میں نور بھیجتا ہے اور خود نمازی کے لئے بھی ثواب ہے۔ مزار کے پاس جاکر نعلین اتار دے۔ مزار کے پائین سے جائے اور سرہانے سے نہ آئے کیونکہ صاحب مزار کی آنکھوں کو تکان ہوگی۔ زیارت اور اسلام کے وقت یہ جانب قبر منہ اور قبلہ کی طرف پشت کریں۔ چہرے کے مقابل رہے۔ زیارت کھڑے رہکر کرنا سنت ہے اور قبر کے پاس کھڑے ہوکر دعا کرنا مسنون ہے زیارت کے وقت سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھے جسطرح نماز میں رکھتے ہیں یہی اولیٰ ہے اسطرح سلام عرض کرے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ دَارِ قَوْمٍ مُومِنِیْن یغفر اللّٰہ لنا و لکُم و نسئل اللّٰہ لنا و لکم العاقبۃ انتم لنا سلفٌ ونحن بالاثران شاء اللّٰہ بکم لاحقون ہ اس کے بعد سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور سورہ اذا زلزلت اور سورۂ الھٰکم التکاثر اور بسم اللہ علیٰ ملۃ رسول اللہ پڑھے پھر استغفار اور جو دعا چاہے وہ کرے اسکے

بعد ایصال ثواب کرے اور سب مردوں اور زندوں کو شامل و جمع کرے بعد چہرے پر دونوں ہاتھ پھیرے گلاب کے پھول اور ریاحین (سبزی کا خوشبودار پتہ یا خوشبو کے پھول) مزار پر چڑھانا اچھا ہے۔ اگر بیٹھنا چاہے تو دور یا نزدیک مزار کے بیٹھے جسطرح حالت حیات میں حسب مرتبہ بیٹھتا تھا۔ اس جلسہ میں چاہے قرآن آہستہ پڑھے یا آواز سے یا پیروں کے طریقہ کے مطابق مراقبہ کرے اگر قرآن پڑھنا چاہے تو سورۂ ملک سورۂ فاتحہ اور ابتدا و آخر سورہ بقرا اور آیۃ الکرسی اور سورۂ ناس کا پڑھنا اچھا ہے جبتک چاہے ٹھہرے اور جب واپس ہونا چاہے تو بہتر ہے کہ کچھ صدقہ دیتے ہوئے جائے خواہ روپیہ ہو یا پیسہ کھانا ہو یا شیرنی وغیرہ۔

وَمَا تَوفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیم

مطبوعہ رفیق مشین پریس مچھلی کمان